تصویر کشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں

مجلس صیانۃ المسلمین کے سالانہ اجتماع ۲۰۱۷ء کے موقع پر جامعہ اشرفیہ لاہور میں بیان

بیان کے بعد حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ اشرفیہ (لاہور) کی مختصر نصیحت

حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مُجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ تالیفاتِ اختریہ

hazratmeersahib.com

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: تصویر کشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں

نامِ واعظ: حضرتِ اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

تاریخِ وعظ: ۷ صفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۷ء

مقام: مجلس صیانۃ المسلمین، جامعہ اشرفیہ لاہور، بعد عصر

موضوع: تصویر کشی اور موبائل کی تباہ کاریاں، بدنظری کا حرام ہونا

مرتب: یکے از خدام حضرت شیخ دامت برکاتہم

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ

بی ۳۸، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

www.HazratFerozMemon.org

فہرست

عنوانات ... صفحہ نمبر

اظہارِ عجز و ندامت و کلماتِ تشکر

از خاک پائے شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ احقر العباد فیروز میمن غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اس کریم ذات کے لئے ہیں جس نے اس دنیا کو وجود بخشا، پھر اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا سرچشمۂ ہدایت بنایا کہ جن کا فیضِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے شاگردوں کے ذریعہ تا قیامت جاری رہے گا، ان شاء اللہ۔ مجلس صیانۃ المسلمین بھی ایک ایسی ہی عظیم المرتبت صاحبِ فیض شخصیت، ہمارے دادا پیر حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی امت کی ہدایت اور بدعات ومنکرات کی بیخ کنی کے لئے قائم کردہ ایک مجلس ہے جس کے مرکزی دفاتر لاہور میں قائم ہیں۔ احقر اپنے آقا، مرشدی و مولائی، سیدی وسندی شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جب مجلس کے جلسہ میں شرکت کے لئے نوے کی دہائی میں حاضر ہوا تھا تو مولانا وکیل احمد شروانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الدیان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعارف ہوا تھا۔ مولانا عبد الدیان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا بلال صاحب مدظلہ احقر سے گہری محبت کا تعلق رکھتے ہیں، اپنے اہلِ خانہ کے ہمراہ تقریباً پابندی سے احقر کی مجالس جو کراچی میں ہوتی ہیں سنتے ہیں، ایک دن ان کا ٹیلیفون آیا کہ:

''جامعہ اشرفیہ لاہور میں مجلس صیانۃ المسلمین کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے تم بھی اس میں شرکت کرلو، نیز عصر سے مغرب کا بیان تم نے کرنا ہے۔''

یہ وہی وقت اور مجلس تھی جہاں اپنی حیات میں پہلے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے تھے اور ان کی رحلت کے بعد میرے مرشد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں دل میں بہت پریشان ہوا، مجھے ایسا رونا آرہا تھا کہ مجھ سے بات بھی نہیں کی جارہی تھی کہ کہاں میں اور کہاں وہ جگہ! پھر میرے تو خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ مجھے کبھی دینی سفر کے لئے لاہور بھی جانا ہوگا۔

بہرحال! میرے پیارے والدِ محترم حضرت بابا دامت برکاتہم کی طبیعت ناساز تھی اور بھی ایک دو شرعی عذر تھے، جس کی وجہ سے میں نے ان سے معذرت چاہی کہ میں حاضر نہیں ہوسکوں گا۔ صیانۃ المسلمین کا جلسہ تین دن کا تھا پھر حالات کی وجہ سے دو دن کا ہوگیا۔ جمعہ کے دن بھی اور پھر جمعہ کی رات کو دوبارہ مولانا بلال صاحب کا فون آیا کہ حضرت مولانا مفتی فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم جو بانی جامعہ اشرفیہ حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے فرمایا ہے کہ ان شاء اللہ تمہارے بابا کو اللہ تعالیٰ صحت دیں گے مگر تمہیں ہر حال میں آنا ہے۔ اتنی بڑی شخصیت، اتنے بڑے عالم، اتنے بڑے اللہ والے، حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم وہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ادنیٰ غلام کے لئے فرمائیں کہ تمہیں آنا ہے تو بہت زیادہ گھبراہٹ ہوئی کہ میں ان کو کیسے عذر کروں؟

مولانا بلال صاحب کے دو تین فون آ چکے تھے، رات کے دس بج رہے تھے، میں برابر استخارہ کررہا تھا کہ اے اللہ! میری مدد فرما۔ جب میرے بابا کو صورتِ حال معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ جب اتنے بڑے بزرگ ایسی بات فرمارہے ہیں تو یہ سخت بے ادبی ہوگی کہ ان کو منع کریں، اس لئے تم لاہور ضرور جاؤ، وہاں دینی سفر پر ہوگے تو خود بھی دعا کرنا اور اللہ والوں سے بھی میری صحت کے لئے دعا کراتے رہنا۔ اپنے بابا سے اجازت ملنے کے بعد سفر کے لئے انشراح ہوگیا تو صبح کی ٹکٹ کے لئے دوڑ دھوپ شروع کی گئی، بالآخر رات کو ڈیڑھ بجے ٹکٹ ہوا اور ہفتے کی صبح کی فلائٹ سے ہم لوگ الحمدللہ بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ لاہور میں مولانا بلال نے بتایا کہ ہماری انتظامیہ نے اجتماع میں فوٹو گرافی پر سخت پابندی لگائی ہوئی ہے، ٹی وی والے صرف تیس سیکنڈ کی ریکارڈنگ کرنا چاہتے تھے، الحمدللہ اُن کو بھی بھگا دیا گیا کہ اس اجتماع میں کسی کو تصویر کشی کی اجازت نہیں ہے۔

عصر کی نماز کے بعد جب بڑوں نے حکم فرمایا کہ بیان کرو تو اس وقت میری ایسی حالت تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ مجمع بھی بہت تھا، تقریباً چار ہزار تو جامعہ اشرفیہ کے فضلائے کرام تھے جن کی آٹھ برس سے دستار بندی نہیں ہوئی تھی، پھر اسٹیج پر اکابرینِ کرام حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب دامت برکاتہم، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا صغیر صاحب دامت برکاتہم اور نائب مہتمم صاحب حضرت مولانا قاری ارشد عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم موجود تھے۔ اکثر سے احقر کی پہلی ملاقات تھی، سب نے اتنی زیادہ محبت اور شفقت فرمائی کہ اپنا ماضی اور حال یاد کرکے رونا آرہا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں چلا جاؤں تو بھی کم ہے، بس اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی نظروں کا پتا چلا کہ اللہ والوں کی نظریں، برکتیں اور دعائیں کیا ہوتی ہیں! حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور موجودہ شیخ حضرت والا مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کی دعاؤں اور آہوں کا ثمرہ نظر آرہا تھا۔ جب احقر نے اتنا بڑا مجمع دیکھا تو فوراً یہ خیال آیا کہ بس اللہ تعالیٰ نے میرے عیب چھپا دیے ہیں اور اللہ مرتے دم تک چھپائے رکھے، قبر میں بھی، دنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اگر میرے عیب ظاہر ہو جائیں تو یہی لوگ مجھے اتنے جوتے مارتے کہ مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اپنی نالائقیوں کا استحضار احقر پر اتنا غالب ہوا کہ اتنے بزرگانِ دین، اتنے اللہ والے، اتنے مفتی صاحبان، علماء، مدارس کے مہتمم صاحبان، اور پورے پاکستان سے آئے ہوئے بڑے بزرگ علماء کی موجودگی میں مجھ سے بیان کروا رہے ہیں! مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ دل پھٹ جائے گا، بیان نہیں ہو سکے گا۔ جس طرف بھی دیکھتا تھا تو مجھے اپنے پیارے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی نظر آرہے تھے، اس وقت اللہ کے احسانات کو یاد کر کے میرے دل کی عجیب حالت تھی۔

وہاں اسٹیج سے سختی کے ساتھ اعلانات بھی ہوئے کہ فوٹو گرافی، وڈیو بنانے کی کسی کو اجازت نہیں ہے، جامعہ اشرفیہ کے منتظمین نے بارہ سے زیادہ طلباء کو کھڑا کر دیا کہ فوٹو گرافی نہ ہونے پائے اور احقر کے بھی آٹھ دس دوست کھڑے تھے۔ جب اکابر نے حکم دیا کہ فیروز میمن بیان کریں گے تو میں نے عرض کیا کہ بیان تو اللہ والے کرتے ہیں، علمائے کرام کرتے ہیں، میں تو اپنے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا بندر ہوں، جو حضرت سے باتیں سنی ہیں اللہ حضرت کے صدقہ یاد دلا دیتا ہے تو عرض کر دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو کوئی بھی نہیں جانتا، یہ سب محبتیں تو میرے شیخ ہی کے طفیل ہیں بس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے اپنے مشائخ کے دامن اور دعاؤں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے،

اللہ تعالیٰ تکبر سے، غرور سے، عجب سے، ریا سے، جاہ سے بچائے۔ اب بھی جب یاد آتا ہے کہ وہاں بیان ہوا تھا تو دل چاہتا ہے کہ سجدے میں جان دے دوں پھر بھی اللہ کی نعمت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ جس نے بلا استحقاق شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا غلام بنا دیا اور بیعت کی سعادت سے مشرف فرمایا۔ پھر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ رحلت کے بعد جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ملوایا تھا اسی طرح مرشدی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ مرشدِ ثانی، قلندرِ وقت حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دل بہت پریشان رہتا تھا کہ کس سے بیعت ہوا جائے، پھر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور اس وقت میرے موجودہ شیخ قلندرِ وقت اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر سو فیصد عمل کرنے والے بنگلہ دیش کے بڑے عالم، شیخ الحدیث، میرے آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک، حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کی غلامی میں آنے اور بیعت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب بھی حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب سے کچھ بات پوچھی تو جو جواب ملا ایسے لگا کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہی نے جواب عطا فرمایا ہے۔

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ نے بغیر استحقاق کے ۱۹۹۱ء میں ملوایا، اُس پر نور اچانک ملاقات کی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی عرض کروں گا۔ الحمد للہ پینتیس سال کی عمر میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت والا سے جوڑا تو ایسا لگا کہ آج ہی پیدا ہوا ہوں، اور اپنی طرف جب نظر گئی تو پتا چلا کہ کوئی بھی ایسا گناہ نہیں ہے جو مجھ میں نہ ہو، ابھی بھی حالت تو بہت بری ہے، اللہ تعالیٰ کی ستاری

اور پردہ پوشی ہے۔حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی محبتوں کی داستان اگر بتاؤں تو ظاہر ہے کہ کئی سو صفحات بھر جائیں گے،حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے احسانات تلے میرا بال بال دبا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا کی قبر کو نور سے بھر دے، جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔آمین

اجتماع میں عصر کے بیان کے بعد احقر کی کراچی واپسی کی اڑتالیس (۴۸) گھنٹے کی ترتیب تھی چونکہ لاہور میں چند ہی احباب ہیں،اس لئے اندازہ تھا کہ ہم جلد واپس چلے جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم سے ملنے لاہور میں حضرت کی خانقاہ ''دارالسکون'' حاضری ہوئی۔حضرت لیٹ چکے تھے، بیانات اور ملاقاتوں کی وجہ سے تعب بھی تھا لیکن اس کے باوجود جب حاضر ہوا تو اٹھ کر ملنے لگے،احقر نے حضرت کو روکا کہ حضرت آپ لیٹے رہیں۔پھر میں نے عرض کیا کہ چند گھنٹے آپ کے ساتھ رہنے کے لئے کل آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں تو فرمایا کہ میں تو ابھی اسلام آباد چلا جاؤں گا، پھر آگے اور شہروں میں بھی جانا ہے۔

حضرت سے ملاقات کے بعد کراچی واپسی کے ٹکٹ کے لئے ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ مولانا بلال صاحب کا فون آیا کہ فیصل آباد سے حضرت مولانا مفتی نذیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے،جامعہ امدادیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب دامت برکاتہم جو کہ وہاں مہتمم بھی ہیں، بہت اللہ والے ہیں،ان کا حکم آیا ہے کہ حضرت کے اس غلام کو فیصل آباد میرے مدرسہ میں لے آؤ۔تعمیلِ حکم میں فیصل آباد جامعہ امدادیہ پہنچے تو حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب دامت برکاتہم اور ان کے بھائی باہر ہی تشریف فرما تھے، اللہ انہیں عزتیں عطا فرمائیں اَکْرَمَھُمُ اللّٰہُ۔احقر کی حالت یہاں بھی بہت زیادہ عجیب تھی بار بار یہ سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ہی اتنی

عزتیں عطا فرما رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جامعہ امدادیہ میں بھی بیان کی توفیق عطا فرمائی ۔ پھر اگلے دن کے ٹکٹ کا خیال تھا تو دوبارہ اللہ نے ایسے عجیب احسانات کیے کہ دماغ کام ہی نہیں کرتا ، بار بار حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مرشدی دامت برکاتہم کے احسانات یاد آتے رہے ۔

جب فیصل آباد سے لاہور واپس اپنی رہائش گاہ پر آئے تو پھر مولانا بلال صاحب کا فون آیا کہ حضرتِ اقدس مولانا مفتی فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نے حکم فرمایا ہے کہ جامعہ اشرفیہ کے دورۂ حدیث کے طلباء میں آکر حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ باتیں سناؤ ۔ الحمدللہ ! جامعہ اشرفیہ میں دورہ کے طلباء میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عرض کرنے کی توفیق ہوئی ۔ پھر ہم نے جہاز کی ٹکٹ اگلی تاریخ کی کرنا چاہی تو حضرت مفتی فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ جمعہ کا بیان بھی ہمارے ہاں جامعہ اشرفیہ کی مسجد میں آکر کرو ۔

اس کے علاوہ دو تین اور مدرسوں میں اللہ تعالیٰ نے حاضری کی توفیق عطا فرمائی ، پھر منڈی بہاؤ الدین جانے کی توفیق ہوئی اور پسرور بھی جانا ہوا ، الحمدللہ روزانہ موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کو حالات کی اطلاع اور دعا لے رہا تھا اور احقر نے حضرت سے عرض کیا تھا کہ یہ اللہ کے نیک بندوں کا اس طرح مجھ سے محبت کرنا ڈھیل تو نہیں ہے ؟ حضرت دامت برکاتہم نے فرمایا کہ دیکھو ! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں :

﴿سَنَسۡتَدۡرِجُهُم مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُونَ ۝﴾

(سورۃ الاعراف : آیۃ ۱۸۲)

جس کو اللہ ڈھیل دیتے ہیں تو اس کو ڈھیل کا پتا نہیں چلتا اور تم تو گھبرا رہے ہو ، تمہیں خوف ہے اس لئے فکر نہ کرو میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں ، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں ساتھ ہیں ، بس تکبر سے بچنا ، اپنے کو اس کا

اہل نہیں سمجھنا، اللہ تعالیٰ کی ستاری اور پردہ پوشی کو یاد کرو، خوب بیان کرو، دوسرے شہروں میں بھی جاؤ۔

عجیب بات یہ کہ کراچی میں ہمارے ایک دوست ہیں، ان کے استاد حضرت مولانا صوفی محمد اکرم صاحب دامت برکاتہم جو شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ بھی ہیں، لاہور میں اللہ تعالیٰ ان سے دین کا بہت کام لے رہے ہیں، تو ہمارے اس دوست نے اپنے استاذ مولانا صوفی محمد اکرم صاحب کو فون کر کے اطلاع کی کہ میرے شیخ لاہور آئے ہوئے ہیں۔ جب احقر کی مولانا سے ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ عجیب باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں، دل میں اللہ کی شدید محبت، بہت دردِ دل، امت کے لئے کُڑھن رکھتے ہیں ماشاء اللہ۔ انہوں نے لاہور میں احقر کے کئی بیانات کروائے، تعارف کراتے ہوئے کہتے تھے کہ ''میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں کہ میری جگہ پر کوئی دوسرا بیان کرلے گا تو لوگ اس سے جُڑ جائیں گے، ہماری تو یہی تڑپ ہے کہ لوگ اپنی اپنی مناسبت والوں سے جُڑ جائیں۔ ہمیں دکانداری نہیں کرنی، یہ مقصد نہیں ہے، اللہ خوب سب سے دین کا کام لے۔'' حضرت مولانا صوفی محمد اکرم صاحب دامت برکاتہم نے لاہور میں کئی جگہوں پر بیانات رکھوائے اور کہا کہ ''دس دن اور بڑھادو! بس تمہیں لے کر ہر جگہ جانا ہے'' لیکن چونکہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرکز کو کمزور نہیں کرنا، اس لئے مولانا سے عرض کیا کہ ان شاء اللہ اگلی بار زیادہ وقت لے کر آئیں گے۔

پھر کراچی واپسی سے ایک دن پہلے احقر حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم سے ملنے جامعہ اشرفیہ گیا، بہت محبت سے ملے، گلے لگایا، ہاتھ پکڑ کر مسجد کے اندر لے گئے ختم خواجگانِ چشت میں ہوا جو جامعہ اشرفیہ کی مسجد میں پڑھا جاتا ہے۔ وہاں فرمایا کہ دس منٹ تک حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی

بات سناؤ! اس دن بھی دل میں بہت رونا آرہا تھا کہ یہ اللہ پاک کی کیسی ستاری ہے! کیا ہورہا ہے کہ پہلے جامعہ اشرفیہ میں صیانۃ المسلمین کا جلسہ، پھر دورۂ حدیث کی درس گاہ میں دورہ کے طلباء کے ساتھ نشست، پھر مسجد میں جمعہ کا بیان۔ اپنا منبر، اپنی جگہ کون حوالے کرتا ہے چونکہ آج کل حالات ہی ایسے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی منبر سے غلط بات کردے تو بیان کرنے والا تو چلا جائے گا لیکن بعد میں وہاں کے بڑوں کو ساری پریشانی ہوسکتی ہے، لیکن ان اللہ والوں کا اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق ہے، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پر ایسا اعتماد ہے کہ اتنی بڑی مسجد میں اتنے بڑے لوگوں میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے غلام کا بیان کروادیا۔ بس ایسے لگتا تھا کہ جیسے کوئی خواب ہے، اور اپنا ماضی اور حال یاد کرکے دل چاہتا تھا کہ اتنا روؤں اتنا روؤں کہ بس جان دیدوں۔ یہ میرے تینوں بزرگوں کی برکتیں نہیں تو اور کیا ہے۔

میرے کئی دوست مجھے کہتے تھے کہ جو بھی تمہارا بیان ہوتا ہے وہ چھپوادیں، اِس بیان کو چھپوادیں اُس بیان کو چھپوادیں، تو میں ہنستا تھا اور کہتا کہ میں کیا کتاب چھپواؤں، یہ جو باتیں ہیں یہ تو شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں ہیں اور پہلے سے ہی چھپی ہوئی ہیں، میرے پاس تو مزید کوئی اور چیز ہی نہیں ہے، بس الحمدللہ حضرت کی نقل ہے، اللہ تعالیٰ اصل عطا فرمادے، میں منع کردیا کرتا تھا۔ پھر ہمارے ایک دوست نے کہا کہ حضرت والا ہی جیسے مضامین تم بیان کرتے ہو، لیکن اس میں یہ ہے کہ جیسے صبر پر بیان ہوا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضرت کے صدقہ وہ پورے صبر کے ہی مضامین آنے لگے، اس طرح ایک موضوع پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ایک جگہ جمع ہوجائیں گے۔ احقر نے جب حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات عرض کی تو فرمایا کہ ہاں بالکل صحیح ہے، بہت اچھا ہے۔ لیکن کبھی

ہمت ہی نہیں ہوئی۔اس مرتبہ جو اللہ تعالیٰ نے لاہور کا سفر کروایا تو میرے پیارے شیخ اور میرے آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک،قلندرِزمانہ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم نے صیانۃ المسلمین اور جامعہ اشرفیہ کی مسجد حسن،لاہور میں جمعہ کے بیان کے بارے میں فرمایا کہ ان دونوں بیان کو چھپوادواور فوراً چھپوادو اور مجھے بھی بھیجو۔حضرت والا دامت برکاتہم نے اپنے اس غلام پر شفقت کا ہاتھ رکھنے کے لئے بیان سننے کے لئے بھی منگوایا۔ یہ اللہ والے اپنے غلاموں کا جب بیان سنتے ہیں یا منگواتے ہیں وہ اس لئے نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ ان کوکسی کے بیان کی ضرورت ہے بلکہ اپنے غلاموں کا دل بڑا کرنے کے لئے اور غلطیوں کی نشاندہی کرنے کے لئے سنتے ہیں تاکہ آئندہ کے لئے کوئی غلطی نہ ہو۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ،اپنے پیاروں کے صدقہ اس سفر میں جو بیانات کروائے،انہیں میرے موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم قلندرِزمانہ کے حکم سے شائع کیا جارہاہے۔ حقیقتاً یہ سب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہوئی باتیں ہیں جو حضرت مرشدی دامت برکاتہم کے حکم سے چھپوائی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائے اور جو بیانات ہوئے اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس کا ثواب میرے حضرت والا شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِزمانہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو،میرے بابا کو، اماں کو،حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کو عطا فرمائے۔بزرگوں میں خصوصاً حضرت مولانا مفتی فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا قاری عبید ارشد صاحب دامت برکاتہم،جامعہ امدادیہ کے حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب دامت برکاتہم،مولانا صوفی محمد اکرم

صاحب دامت برکاتہم اور مولانا مفتی شیر محمد صاحب دامت برکاتہم جنہوں نے اپنی مسجد میں بلوایا، ان تمام حضرات کو ان کی محبت اور خلوص پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے عظیم عطا فرمائے۔ مولانا بلال صاحب کا بھی شکریہ ادا نہ کروں تو ناشکری ہوگی کہ ان ہی کی محبت اور اصرار نے اس سفر کو ممکن بنایا۔

دعا کی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مرشدی حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کے دامن کی اور لیبل کی اور ان کی دعاؤں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، جس طرح حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے اللہ تعالیٰ بغیر استحقاق کے ویسا ہی بنادے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے اور میرے احباب حاضرین و غائبین کو اور تمام مسلمانوں کو، میری اولاد، گھر والے اور قیامت تک کی ذریات کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ جذب فرما کر اولیائے صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچادے۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

العارض

احقر فیروز میمن عفا اللہ عنہ

۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

مطابق ۶ دسمبر ۲۰۱۷ء

غرفۃ السالکین، گلستانِ جوہر بلاک ۱۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصویر کشی اور میڈیا کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ

بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗۤ لا اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ز

یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ط ذٰلِکَ فَضْلُ

اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

(سورۃ المآئدۃ: آیۃ ۵۴)

تصویر کشی کی خرافات اور ہولناکیاں

صرف یہ نہیں کہ آپ تصویر نہیں کھینچیں، بلکہ دوسروں کا بھی دھیان رکھیں کہ وہ بھی تصویر نہ کھینچنے پائیں، اس کا بہت خیال رکھیں۔ کیا یہ کوئی فرض، واجب ہے؟ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کا میں غلام، جن کے قدموں کی خاک ہوں، فرمایا کہ جب انسان ہر وقت گنجائش پر عمل کرنے لگتا ہے، تو آخر میں گناہِ کبیرہ میں گھس جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں کوئی ناسمجھ لوگ نہیں بیٹھے ہوئے، سب جانتے ہیں کہ جس نے اس میں ہاتھ ڈالا، آخر میں ننگی فلموں میں گھس کر زنا میں مبتلا پایا گیا۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ مجھے تو افسوس یہ ہے کہ اس وقت ہمارے جو دیندار گھرانے کہلاتے ہیں ان کی بچیوں کے فوٹو بھی آج کل فیس بک میں آئے ہوئے ہیں، میرے پاس ایسے بہت واقعات ہیں، مگر واقعات کے لئے میں نہیں آیا ہوں، ایک ہی واقعہ بتا دیتا ہوں کہ کسی کا موبائل گم ہو گیا، اس موبائل کے اندر اس کی ماں بہن بہو بیٹیوں کی تصویریں تھیں، ان ظالموں نے اس کو نیٹ پر جاری کیا، چہرہ وہی خاتون کا تھا نیچے گندگی ڈال کر تصویر جاری کر دی۔ ہم اس کو مذاق سمجھتے ہیں، فرض تو تقویٰ ہے، اُس کی کوئی فکر نہیں ہے۔

اگر کوئی موبائل کسی سے مانگے تو اکثر نہیں دیتے، وجہ؟ اس لئے کہ زیادہ تر اس میں گندی فلمیں، گانے بھرے ہوئے، ناچ بھرے ہوتے ہیں۔ پھر کس منہ سے مولیٰ کے عشق کا نام لیتے ہیں۔ ہماری بات تو اللہ تعالیٰ جب کسی کے دل میں اتاریں گے جب ہم خود عمل والے ہوں گے، آج ہم لوگ خاندان کی غیر محرم بہو بیٹیوں سے شرعی پردہ نہیں کرتے، غیر شرعی تقریبات میں کھڑے ہوتے ہیں، وہاں بریانی، کباب کھاتے ہیں میرے پیارے شیخ و مرشد فرماتے تھے کہ کھایا خوشبو والا اور نکالا بد بو والا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مجلس میں جانا کہاں سے جائز ہے؟:

((لَا يَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمَحْظُوْرُ))

(مرقاۃ المفاتیح: (مکتبہ رشیدیہ)، ج ۴ ص ۲۰۷)

علمِ نبوت اور نورِ نبوت

علامہ سید سلیمان ندوی صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ آج اکابر جیسے لوگ کیوں نہیں پیدا ہوتے جبکہ پوری دنیا سے ہزاروں ہزاروں کی تعداد میں علماء فارغ ہوتے ہیں، درسِ نظامی مکمل کرتے ہیں، دستار بندی ہوتی ہے،

لیکن مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب جیسے کیوں نہیں پیدا ہوتے؟ فرمایا کہ ارے دوستو! یہ پیدا ہوتے ہیں دو نعمتوں سے، ایک علمِ نبوت دوسرا نورِ نبوت، علمِ نبوت تو کتابوں سے حاصل کر لیتے ہیں اور نورِ نبوت اللہ والوں کے سینے سے ملتا ہے، وہی لینے کے لئے تیار نہیں، ان کے پاس جا کر اپنے نفس کی اصلاح کرانے کے لئے تیار نہیں۔

اور ہمارے مولانا بلال صاحب نے جو فرمایا کہ میں تقریر کروں گا، تو تقریر ہمیں کہاں آتی ہے، تقریر تو بڑوں کا کام ہے، میں تو اپنے شیخ کا بندر ہوں، اللہ نقل کی توفیق دے دے اور پھر اللہ اس نقل کو اپنی رحمت سے اصل بنا دے۔ میرے پیارے شیخ فرماتے تھے کہ مجھے اگر کبھی ایسا لگا کہ میرے مدرسے میں اخلاص نہیں ہے تو فرمایا کہ میں مدرسہ بند کر دوں گا، ایک ہی طالب علم ہو لیکن خدا کرے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ جیسا نکلے تو مدرسے کے لئے، استادوں کے لئے نجات کا باعث بن جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ، لیکن آج جو ہم بات کہتے ہیں خود اس پر عمل نہیں کرتے، اور پھر فخر سے کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح فوٹو نکال لیا، اللہ معاف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا دین کسی میڈیا کا محتاج نہیں

مسجدِ غریر دبئی میں شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہوا، بیان کے بعد ہم خادم پیچھے ہٹ گئے کہ لوگوں کو ملنے کا موقع دیں، تو وہاں پر ہمارے دوستوں کو شارجہ ٹی وی چینل والوں نے پکڑ لیا کہ تم لوگ ظالم ہو، تم نے اتنے بڑے اللہ والے کو قید کیا ہوا ہے، اگر حضرت والا شارجہ ٹی وی پر آ جائیں تو سینکڑوں لوگ مسلمان ہو جائیں، کتنے لوگ اللہ والے ہو جائیں۔ یہ خادم شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے، اور کہا حضرت! شارجہ ٹی وی والے کھڑے ہیں، وہ کہتے ہیں ہمیں تاریخ بتادیں ہم ارجنٹ آپ کے شیخ کا اپائنمنٹ کرائیں گے، ٹی وی پر لائیں گے، پیارے شیخ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ اگر ایک چمچے پر لاکھوں روپے کے ہیرے لگے ہوں اور اس سے تمہاری خالہ بچے کا پاخانہ صاف کرے، پھر علماء سے پوچھ کر اسے پاک صاف کر کے اس سے آپ کو حلوہ پیش کرے تو کیا آپ حلوہ کھائیں گے؟ تو کہنے لگے کیسے کھائیں گے، تو حضرت والا نے فرمایا کہ جس ٹی وی پر زنا سکھایا جاتا ہو، بے حیائی، عریانی، فحاشی، گھر سے بھاگنا، کورٹ میرج کرنا، گندے ناچ، گندا لباس، ڈاکہ اور دہشت گردی اور شراب اور نشہ سکھایا جاتا ہو، ہم تو اُن بزرگوں کے غلام ہیں کہ ٹی وی پر حج کے پروگرام بھی نہیں دیکھتے، دین کے پروگرام بھی نہیں دیکھتے، کیونکہ یہ آلۂ معصیت ہے، فرض کریں ہم اگر بچ بھی جائیں تو کیا ہماری اولاد نہیں بگڑے گی؟

پیارے شیخ فرماتے تھے کہ ہمارا دین کسی میڈیا کا محتاج نہیں ہے، فرمایا کہ تبلیغی جماعت کس میڈیا پر آتی ہے، یہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص ہے جنہوں نے ۳۵ برس اپنے شیخ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیاں اٹھائیں، فرمایا آج رائیونڈ میں لاکھوں لوگوں کا اجتماع، جلسہ ہوتا ہے، کسی چینل پر کوئی پٹی چلتی ہے، کوئی پینا فلیکس لگتے ہیں، کوئی اشتہار لگتے ہیں؟ کہ چلو چلو رائیونڈ چلو! اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کی ایسی خوشبو اُڑا دی کہ وہاں پر لاکھوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں، آج میں اپنے شیخ کی بات کرتا ہوں کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کون سے چینل پہ آتے تھے؟ لیکن پوری دنیا میں حضرت کے دردِ دل کا غلغلہ مچا ہوا ہے، حضرت فرماتے تھے

کہ آج ہم اپنے بزرگوں کا نام تو لیتے ہیں لیکن اپنے بزرگوں والے کام کیوں نہیں کرتے؟ کہ انہوں نے آخری سانس تک اپنے بزرگوں کا سایہ اپنے سر پر رکھا اور ان سے مشورہ کر کے چلے۔

آخرت کی کامیابی کس چیز میں ہے؟

آج جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے امتحان میں بہت نمبر لے لئے لیکن اللہ کے پاس کتنے نمبر ملے؟ اگر کوئی طالب علم درس گاہ میں اچھل کود شروع کردے کہ میں وفاق میں اول نمبر میں پاس آ گیا تو آدمی ہنسے گا، کہے گا آپ کے ابھی نمبر آئے کہاں ہیں؟ تو فرمایا جو کسی کی تعریف سے خوش ہو جائے اور اللہ اسے جو منصب عطا فرمائے اس کو اپنا حق سمجھے اور سمجھے کہ میں نے یہ نیکی کی، میں نے یہ نیکی کی تو پھر فرمایا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل دیکھو، روتے تھے کہ آہ! نہ جانے اشرف علی کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا، اے اللہ اشرف علی کو جنت میں جہاں جنتی جوتے اتاریں وہاں جگہ دیجیے گا، گو اشرف علی اس جگہ کا حق دار نہیں ہے لیکن اے اللہ اشرف علی سے دوزخ کی آگ برداشت نہیں ہوگی (بہت درد سے روتے ہوئے فرمایا) اور حضرت والا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم تھے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت یہ دعا کر رہے تھے جو انہوں نے ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو بتائی اور حضرت نے پھر ہمیں بتائی کہ ''یا اللہ ہم تو آپ کو خوش نہیں کر سکے، اے اللہ ہم تو آپ کو خوش نہیں کر سکے لیکن آپ اپنی رحمت کا دروازہ ہم پہ بند نہ کیجیے گا۔'' یہ سب حضرت والا کی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت کے صدقہ یاد دلاتے ہیں۔ حضرت والا کا وعظ ہے مواعظِ حسنہ نمبر ۱۰، منازلِ سلوک اس وعظ میں جامع صغیر کی روایت لکھی ہے کہ:

((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ عَلَی اللهِ تَعَالٰی وَتُعْرَضُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ وَعَلَی الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَیَفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَتَزْدَادُ وُجُوْهُهُمْ بَیَاضًا وَّاِشْرَاقًا فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تُؤْذُوْا مَوْتَاکُمْ))

(الفتح الکبیر فی الجامع الصغیر: ج ۲ص ۲۸؛ رقم الحدیث ۵۳۸۶)

تمہارے بابا دادا کے پاس تمہارے اعمال پہنچتے ہیں تو ایسا کوئی کام نہ کرو جس سے انہیں اذیت ہو، فرمایا اس میں روحانی بابا دادا بھی آجاتے ہیں، روحانی استاد بھی آجاتے ہیں تو ہمیں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے کہ آسمان پہ جو ہمارے روحانی بابا دادا ہیں میرے شیخ ہیں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی باتیں حضرت والا ہمیں سناتے تھے ان کو تکلیف نہ ہو کہ ہم نے قرآن شریف وحدیث پاک پر کیا عمل کیا اور کیا پیغام پہنچایا تھا، آج عمل کیا کیا جارہا ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رسومات بدعات کے قاطع تھے ہمارے حضرت بھی قاطع تھے لیکن آج ہماری بیٹیاں ناچ رہی ہیں، آج ہمارے گھروں میں ڈھول باجوں کی آواز آرہی ہے، ہماری ماں بہن بہو بیٹی بیوی شرعی پردہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ہم عاشق بنے ہوئے ہیں۔

عطائے خداوندی کو ثمرۂ مجاہدات سمجھنا ناشکری ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیان القرآن میں فرماتے ہیں کہ کسی کو اللہ کوئی منصب دے دیتے ہیں، عزت دے دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے میں نے اتنی محنتیں کیں، اتنے مجاہدے کئے تب یہ ملا تو حضرت نے فرمایا خبردار!

((فَاِنَّ بَعْضَ الْمُغْتَرِّیْنَ مِنَ الصُّوْفِیَاءِ وَالسَّالِکِیْنَ یَنْسِبُوْنَ کَمَالَاتِهِمْ اِلٰی مُجَاهَدَاتِهِمْ هٰذَا عَیْنُ الْکُفْرَانِ))

(تفسیر بیان القرآن: سورۃ ابراهیم، آیۃ ۷؛ ج ۲ص ۳۰۵)

فرمایا بعض نادان صوفی اپنے کمالات کی نسبت اپنے مجاہدات کی طرف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عنایات وفضل کی طرف نہیں کرتے یہ سخت ناشکری ہے۔ جو اللہ عزت دے رہے ہیں جو اللہ دین کا کام لے رہے ہیں جو ہم نماز پڑھ رہے ہیں:

﴿مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ﴾

(سورۃ النسآء: آیۃ:۷۹)

جس کا مفہوم ہے کہ سب نیکیاں اللہ کی عطا ہیں اور جتنے گناہ ہیں میرے نفس کی شرارت، غلاظت اور حرارت ہے۔

آج ہم کہتے ہیں جی بدنظری ہوگئی، حضرت فرماتے ہیں جھوٹ بولتے ہو، یہ کہو کہ میں نے بدنظری کی، یہ کہو کہ ماں باپ سے میں نے بدتمیزی کی، اللہ نے بیوی کی سفارش فرمائی عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یہ کہو کہ میں نے اس سفارش کو نہیں مانا اور بدمعاشی کی، جب یہ مانو گے تب اصلاح کی فکر ہوگی ورنہ ہم لوگوں کو اصلاح کی کیا فکر ہوگی! صرف ہماری داڑھی کی کسی نے تعریف کرڈالی بس ہم خوش ہوگئے کہ ہمارے جیسا کوئی بھی نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

(سورۃ النسآء: آیۃ:۶۹)

انعام یافتہ انبیاء علیہم السلام ہیں، صدیقین ہیں، شہداء ہیں اور صالحین ہیں، نبوت کا دروازہ بند ہوچکا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، لیکن اولیائے صدیقین کی آخری سرحد قیامت تک کھلی ہوئی ہے، حضرت حکیم الامت مجدد الملت حضرت

مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدیقین کی دعوت دیتے تھے، فرمایا کہ صالحین کی طرف جائیں تو منع نہیں، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ صدیقین کی دعوت دیتے تھے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے صدیقین کے سروں سے سب سے آخر میں تکبر اور جاہ نکلتا ہے، تکبر کسے کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

((اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ))

(صحیح مسلم: (قدیمی)؛ باب تحریم الکبر وبیانہ؛ ج۱ص ۶۵)

حق بات قبول نہ کرنا اور کسی انسان کو حقیر سمجھنا۔ ذرا سی کوئی نماز کی توفیق ہوگئی، بیان ہوگیا تو بغیر داڑھی والے کو حقیر سمجھ رہے ہیں، کوئی سود لے رہا ہے تو اسے سلام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، اللہ معاف فرمائے، فرمایا یہ تکبر سب سے آخر میں نکلتا ہے اور جاہ کیا ہے؟ اپنی تعریف سے خوش ہونا۔

جانور فربہ شود از راہِ نوش
آدمی فربہ شود از راہِ گوش

جانور بھوسہ کھا کر موٹا ہوتا ہے اور انسان اپنی تعریف سے موٹا ہوتا ہے اور اپنے کو نیک سمجھنے لگتا ہے تب ہی ہم لوگ پھر مار کھا جاتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو معافی عطا فرمائے۔

اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو

ہمارے جتنے اکابر گزرے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور جتنے موجود ہیں ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ جتنے اکابر اللہ کے پاس چلے گئے وہ آخری سانس تک روتے رہے، کہتے رہے ’’اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو، اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو۔‘‘ بیماری کے ایام میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا چھ منٹ کا بیان میرے پاس محفوظ ہے، اگر میں کسی کو سناؤں تو وہ سن نہیں سکتا، ایسا لگتا ہے کہ دھاڑیں مار کے کوئی بچہ رو رہا ہو، فرمایا ’’اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو! اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو!

اللہ کے لئے گناہ چھوڑ دو! اگر تمہیں اختر پہ رحم نہیں آتا تو میں پوچھتا ہوں اپنے پہ رحم کیوں نہیں کرتے!'' آج ہاتھ سے جوانیاں برباد کررہے ہیں اور اپنے کو ولی سمجھ رہے ہیں، آج ہم نامحرم سے بلاضرورت باتیں کررہے ہیں، خود جوان بیٹیوں والے ہیں اور غیر عورتوں کے پیچھے مر رہے ہیں۔

﴿مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ﴾

(سورۃ المآئدۃ: آیۃ ۵۴)

جو مرتد ہوجائے گا دینِ اسلام سے تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایک قوم پیدا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ نے اقوام نہیں فرمایا، اللہ تعالیٰ ایک قوم پیدا فرمائیں گے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس قوم کا نام رکھا ہے ''عاشقوں کی قوم'' اور اقوام کی تفسیر جو حضرت نے فرمائی کہ اس میں تعصب اور قومیت، صوبائیت، لسانیت سب آگئے، قومی یا زبانی تعصب سب باطل چیزیں ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے عشق میں سب سے آخر میں تعصب جاتا ہے۔ کہتے ہیں یہ میرا بندہ ہے، ہم نے تو ہمیشہ سنا کہ ہم اللہ کے بندے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں میرا بندہ ہے۔ تو فرمایا اللہ تعالیٰ عنقریب ایک قوم پیدا فرمائیں گے، اس قوم کی نشانی کیا ہوگی؟ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ اللہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔ یہ سب حضرت والا کی باتیں ہیں جو اللہ آپ لوگوں کی برکت سے اور حضرت والا ؒ کے جوتیوں کے صدقہ بیان کروا رہے ہیں۔

تصویر کشی کی بری عادت پر قیمتی نصیحتیں

(اچانک کسی نے موبائل سے تصویر کھینچنے کی کوشش کی، تو ڈانٹ کر فرمایا)

آپ لوگوں کا فرض بنتا ہے موبائل سے فوراً تصویر صاف کراؤ، ورنہ ہم سے بیان ہی نہیں ہوتا! اور جو نئے آرہے ہیں ان کو پہلے ہی سے منع کردیں۔

(حضرت نے معلوم کیا) موبائل دیکھ لیا بھئی! موبائل لے لیا! (بتایا گیا کہ موبائل لے کر تصویر مٹا دی، اس پر بہت درد سے فرمایا) ہمارے جو بزرگ یہاں بیٹھے ہیں اللہ ان کا سایہ ہم پر قائم رکھے، کس درد سے بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ تصویر سے بچو اور اگر تصویر سے بچوگے تو جنت کی طرف جاؤگے باقی آپ کی مرضی ہے، اللہ معاف فرمائے: ((اَلْمُتَّقِيُّ مَنْ يَّتَّقِ الشُّبُهَاتِ)) اللہ والا وہ ہے جو شبہۂ گناہ سے بھی بچے اور اس میں شبہۂ گناہ کی کیا بات ہے۔ کتنے بڑے بڑے دارالعلوم اس کو حرام فرما رہے ہیں تو کوئی فرض واجب ہے؟ تصویر کھینچنے سے کہاں تک آدمی نکل جاتا ہے اس کو کوئی بتا بھی نہیں سکتا، جس گندی فلموں کے ہم عاشق بن رہے ہیں ہم کو تو اللہ کا عاشق بننا ہے اور کام ہم لوگ فاسقوں والا کر رہے ہیں! بس کیا کہوں چین نہیں ہے نا! وہی میں آپ سے عرض کر رہا ہوں، ہم لوگوں کو اس موبائل کے بغیر چین نہیں ہے، کونسا فتویٰ ایسا آ گیا جس کے اندر لکھا ہو کہ ڈیجیٹل کیمرے میں نامحرم کو دیکھ سکتے ہیں:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾

(سورۃ النور: آیۃ ۳۱)

آپ اے نبی ﷺ ایمان والی بیبیوں سے فرما دیں کہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں۔ وہ عورت رابعہ بصریہ کیسے بن سکتی ہے جو میڈیا پر آنے والے شخص کو دیکھے گی؟ بخاری شریف کی حدیثِ پاک:

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ))

(صحیح البخاری: (قدیمی)، باب زنا الجوارح دون الفرج، ج۲ ص ۹۲۳)

نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے، جو آنکھوں کا زنا کرے، ٹی وی، نیٹ پر دینی پروگرام میں نامحرم کو دیکھ کر یہ اللہ کی ولیہ کیسے بنے گی؟ آج تو اتنے اعلان ہوئے ہیں کہ تصویر نہ لیں، بڑوں نے باقاعدہ منتیں کی ہیں لیکن بس شوق لگا ہوا ہے۔

اس میں خیر نہیں جو نہ محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے

تو میں عرض کررہا تھا کہ حضرت والا نے فرمایا کہ اللہ نے مضارع سے نازل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور محبت فرماتے رہیں گے جس کی وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، پیارے شیخ فرماتے تھے کہ جب کسی کو دیکھو کہ وہ نیکی پر ہے تو یہ اس کا کمال نہیں ہے بلکہ پہلے اللہ نے اس سے محبت فرمائی، پھر اس نے اللہ سے محبت کی ۔

محبت دونوں عالم میں یہی جا کر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

بیانات اللہ کی نعمت ہیں، ناشکری نہیں کرنی چاہیے، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عالم آئے اور کہا کہ حضرت! میری مسجد کے نمازیوں کا خون سفید ہوگیا ہے، کوئی اچھے طریقے سے بات ہی نہیں کرتا، نہ کوئی سلام کلام نہ دعا، حضرت نے فرمایا کہ مولانا آپ نے یہ حدیث پاک پڑھی ہوگی:

((وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ))

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، ج:۳، ص:۱۳۹۲، المکتب الاسلامی)

اس میں خیر نہیں ہے جو نہ محبت کرے نہ اس سے محبت کی جائے، کہا جی حضرت! پڑھی بھی ہے، پڑھائی بھی ہے۔ فرمایا اس میں پہلے محبت کا کرنا ہے یا پہلے محبت کا ہونا ہے؟ کہا پہلے تو محبت کا کرنا ہے، فرمایا پھر آپ نے پہلے محبت کی؟ ارے اللہ کے عشق میں قدم آگے بڑھاؤ، سلام میں پہل کرو، پھر مجھے بتاؤ۔ اب سنئے! بیس دن کے بعد کیا ہوتا ہے؟ بیس دن بعد ہنستے ہوئے بتایا کہ میں نے سلام میں پہل کی، خیر و عافیت پوچھنا شروع کی، چند دنوں میں ماشاء اللہ سب میرا خیال رکھنے لگے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضِ عالمگیر

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عاشقوں کی قوم کا تو بتادیا جسے سن کر ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کا عاشق ہوں۔نہیں جناب! آگے نشانیاں بھی بتا دیں۔اسی غم میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رات دن روتے تھے کہ ہم لوگ اللہ کے عاشق بن جائیں۔ آپ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کو دیکھ لیں،اللہ نے ایک سے ایک نعمتیں عطا فرمائیں تھی، پھر ان کے خلفاء،ان کے خلفاء،ان کے خلفاء، پوری دنیا میں زیادہ تر دین کا جو کام ہورہا ہے سب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا صدقۂ جاریہ ہے۔ مدینہ شریف میں بزرگ ہیں مولانا عبدالقدیر صاحب دامت برکاتہم جو حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ چکے،مدینہ شریف میں ہی رہتے ہیں وہ بغیر جاندار کے ایک تصویر میرے پاس لے کر آئے۔پہلی تصویر دارالعلوم دیوبند کی تھی نیچے لکھا تھا اس کے بانی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یہ بیعت تھے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے، پوری دنیا میں دارالعلوم دیوبند کے فیوض و برکات پھیلے ہوئے ہیں، پھر درمیان میں خانقاہ تھانہ بھون کی تصویر تھی نیچے لکھا تھا یہاں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یُزَکِّیۡہِمۡ کا کام کیا، اور حضرت مجدد بیعت تھے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے،تو پوری دنیا میں تزکیۂ نفس کا فیض بھی حضرت حاجی صاحب کا ہے، پھر آخری تصویر دہلی نظام الدین تبلیغی مرکز کی تھی،صرف آٹھ لوگوں سے تبلیغی جماعت شروع ہوئی تھی،تصویر کے نیچے لکھا تھا کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ، دونوں حضرات بیعت تھے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے،وہ بیعت تھے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے،حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

بیعت تھے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے، تو پوری دنیا میں تبلیغی جماعت کا جو فیض پھیل رہا ہے حضرت حاجی صاحب کا ہے۔ ہمارے حضرت فرماتے تھے دوستو! یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ حفظ کے مدرسہ گلی گلی میں ہیں، کفرستان میں بھی ہیں وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ درسِ نظامی کے مدرسے گلی گلی میں اور کفرستان میں بھی ہیں لیکن یُزَكِّیْهِمْ کہاں ہیں؟ تزکیۂ نفس کے مدرسے کہاں ہیں؟ اللہ کی محبت کا درد سیکھ کر سکھانا یہ کہاں ہے؟ ٹنڈو آدم کے تبلیغی بزرگ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ ہمارے حضرت سے عرض کرتے تھے حضرت! تبلیغ نام ہے لگانے کا اور لگا وہی سکتا ہے جس کو خود لگی ہو۔

نہیں جب چوٹ ہی کھائی تو دردِ دل دکھاؤں کیا
نہیں جب کیف و مستی تو پھر گنگناؤں کیا

اصلاحِ اخلاق کی اہمیت پر ایک واقعہ

تو حضرت والا نے فرمایا کہ ہم سب کہتے ہیں کہ ہم بھی عاشقوں کی قوم ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپریشن کر دیا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اپنے ایمان والے بھائیوں کے سامنے مٹے رہتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں باب السلام مسجد میں فجر کی نماز پڑھ کر نکلا، دیکھا تو سیدھے ہاتھ پر ایک نوجوان بہت گریہ وزاری سے رو رو کر دعا مانگ رہا تھا، میں نے اپنے مریدین کو بلانا چاہا کہ آؤ آکر دیکھو کہ عاشق ایسے ہوتے ہیں۔ مجھ سے آگے ایک بڑے میاں جارہے تھے وہ اس نوجوان سے ٹکرا گئے جو دعا مانگ رہا تھا، تو وہ نوجوان اٹھا اور کہا! ابے اندھے، دیکھتا نہیں میں کس درد سے دعا مانگ رہا ہوں، ایک تھپڑ ماروں گا منہ سیدھا کر دوں گا! حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کان پکڑ لئے، کہا جس کو میں نے

ولی سمجھا تھا وہ تو شیطان نکلا۔آج ہم لوگ دین دار کہلاتے ہیں مگر ماں باپ سے کس بدتمیزی سے بات کرتے ہیں، آج کے نوجوان فلموں اور عشقِ مجازی میں راتوں کو جاگتے ہیں، پھر دن بھر سوتے ہیں، اللہ معاف کرے کیسے اللہ کی محبت ملے گی۔

علم کی روح اور عمل اہل اللہ کی صحبت سے نصیب ہوتا ہے

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولانا عبداللہ شجاع آبادی کا ختمِ بخاری تھا، دستار بندی ہوئی، حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ دوستو! آج آپ کی دستار بندی ہوگئی، آٹھ سال آپ نے مدرسہ میں پڑھ لیا، آج آپ کو بخاری شریف مل گئی، لیکن بخاری شریف کی روح تب ملے گی جب چھ ماہ کسی اللہ والے کے پاس لگاؤ، اصلاح کرواؤ، ان کی جوتیاں اٹھاؤ، اپنے نفس کو مٹاؤ۔ پھر منبر آپ کا منبر ہوگا، بیان آپ کا بیان ہوگا، آپ اشک بار آنکھوں سے درد بھرے دل سے بیان کریں گے اور لوگ دین سیکھنے کے لئے آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ دس سال دین میں لگاتے ہو ہر سال کا ایک مہینہ، کم از کم دس مہینے کسی اللہ والے کے پاس چلے جاؤ فرمایا کہ خدا کی قسم! قسم کھائی حضرت مجدد نے کہ خدا کی قسم! ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ کسی نے درسی کتابیں پوری پڑھ لی ہوں اور اس کے بعد کسی اللہ والے کی صحبت میں نہ گیا ہو اور اس سے دین کے بڑے کام ہوئے ہوں، اور بقسم کہتا ہوں کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کو شین اور قاف بھی کہنا نہیں آیا لیکن اللہ والوں کی جوتیوں کی برکت سے، تقویٰ کی برکت سے اللہ نے ان سے دین کے بڑے بڑے کام لئے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آج کل اِدھر دستار بندی ہوئی اُدھر منبر پہ جا کر بیٹھ گئے، اب نہ زکوٰۃ کے پیسوں کا پتا،

نہ کسی مالی معاملات کی خبر، کس طرح دل جیتنا ہے کچھ سیکھا نہیں بس جا کے بیٹھ گئے، لوگوں کی واہ واہ مل گئی تو جاہ میں پھنس گئے۔

اللہ کے عاشقوں کی نشانیاں

تو اللہ کے عاشقوں کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اپنے ایمان والے بھائیوں کے سامنے مٹے رہتے ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا ایک آواز آئی کہ میرے لئے کیا لائے ہو؟ تو میرے دل میں آیا کہ نماز کا کہوں، تلاوت کا کہوں، حج کا کہوں، بیانات، لیکن پھر دل میں آیا ان پر اوبجیکشن (Objection) اعتراض لگ سکتا ہے، آخر میں نے اللہ سے عرض کیا کہ آپ کے لئے توحید لایا ہوں، تو غیبی آواز آئی اے بسطامی! وہ رات یاد ہے جب تمہارے پیٹ میں درد ہوا تھا، تم سے پوچھا گیا تھا کہ درد کیوں ہوا؟ تو تم نے کہا تھا کہ دودھ پینے کی وجہ سے درد ہوا، ارے! دودھ میں کیا طاقت ہے کہ وہ درد پیدا کرے، درد بھی ہم پیدا کرتے ہیں اور درماں بھی ہم پیدا کرتے ہیں، لایئے آپ کی توحید کہاں ہے؟ تو حضرت بسطامی نے رونا شروع کر دیا، پھر آواز آئی بسطامی! سردی کی رات تھی، کتے کا بچہ کیچڑ میں ڈوبا ہوا تھا تم نے اسے اٹھایا، کیچڑ صاف کی، اس کو گرمی پہنچائی، اس کو زندگی ملی، ہم نے تمہارا یہ عمل قبول کیا، جاؤ جنت کی طرف چلے جاؤ۔

پیارے شیخ فرماتے تھے کہ یہی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کسی گھر کے نیچے سے گزر رہے تھے، اوپر ایک بدکار عورت کھڑی تھی، اس نے مٹی اور کچرا پھینک دیا، حضرت کی داڑھی، ٹوپی، چہرہ، کپڑے سب گندے ہو گئے، فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ، اور اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ، مریدوں نے

آستینیں چڑھالیں کہ اس عوت کی یہ مجال کہ آپ پر کچرا پھینکے، ہم اس کی ٹانگیں پکڑ کر چھپکلی کی طرح دیوار پر ماردیں گے۔ فرمایا خاموش! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہمارے بزرگوں نے ہمیں صبر سکھایا ہے کہ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ اس لئے خبردار کچھ مت کرنا! مریدین نے پوچھا حضرت معافی کے ساتھ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ پڑھا سمجھ میں آ گیا لیکن اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ کس بات پر پڑھا؟ فرمایا میرے اعمال ایسے ہیں کہ مجھ پر آگ برسنے لگے، اگر آگ نہیں برسی، کچرا برس گیا تو میں شکرادا نہ کروں تو کیا کروں؟ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ او کفار! یہ مت سمجھو کہ تم جو ہم میں عاجزی انکساری دیکھ رہے ہو تو ہمیں تمہارا کوئی ڈر ہے یا ہم کمزور ہیں بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے اور جہاں دوسرا حکم آئے گا تو ہماری گردن پہلے کٹے گی، ہمارا سینہ پہلے حاضر، ہم پیٹھ دکھانے والے نہیں ہوں گے، يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ جو اللہ کے راستے میں تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفوں کا کیا انعام ملے گا، فرمایا کہ ایک اور آیت سے مدد لیں گے:

﴿وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا﴾

(سورۃ العنکبوت: آیۃ ۶۹)

جَاهَدُوۡا فِيۡنَا کے بعد ہے لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا مجاہدہ کرو پھر راستے کھلتے ہیں۔ اب مجاہدہ کیا ہے؟ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

مجاہدہ کی چار تفسیریں

علامہ آلوسی سید محمود بغدادیؒ فرمارہے ہیں کہ ''مجاہدہ'' کی چار تفسیر ہیں، اس کی تفسیر ہمارے حضرت نے ہمیں بہت سمجھائی لیکن وقت مختصر ہے تو مختصر عرض کررہا ہوں، نمبر (۱): ''اَلَّذِيۡنَ اخۡتَارُوا الۡمَشَقَّةَ فِي ابۡتِغَاءِ مَرۡضَاتِنَا'' اپنی خوشی کو کاٹ ڈالتے ہیں، اللہ کی خوشی کو مقدم رکھتے ہیں، نمبر (۲): ''اَلَّذِيۡنَ

اخۡتَارُوا الۡمَشَقَّةَ فِي امۡتِثَالِ اَوَامِرِنَا'' جو اللہ تعالیٰ نے فرض واجب سنتِ مؤکدہ فرمایا اس پر عمل کرنے کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ جب نیک ماحول ملتا ہے تو تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ فجر کی نماز پہلی صف میں پڑھتے ہیں لیکن جب اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو لوگ ہم پر ہنستے ہیں یہ کیسا طالبِ علم ہے۔ فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے، عصر کی نماز بھی نہیں پڑھتے، ہوٹلوں پر بیٹھے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے ہیں، فلمیں دیکھ رہے ہیں، غیر شرعی تقریبات میں ناچ گانے میں بھی شریک ہیں۔ یہی سفید داڑھیاں ہیں، یہی بیان کرنے والا ہے اور ناچ گانے میں آگے آگے، اس سے کوئی کیا دین کی بات پوچھے گا! ہم لوگ جماعت کی نماز ہی نہیں پڑھ رہے، نیک ماحول ملا ہے تو ہم بھی نیک ہیں جہاں ماحول بدلا تو سب ختم ہوجاتا ہے، نمبر (۳): ''اَلَّذِيۡنَ اخۡتَارُوا الۡمَشَقَّةَ فِي نُصۡرَةِ دِيۡنِنَا'' اللہ تعالیٰ کا دین پھیلانے کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ میرے شیخ نے فرمایا کہ جاؤ جاکر کسی مدرسے میں دیکھو، کوئی استاد چالیس سال سے پڑھا رہے ہیں، پچاس سال سے پڑھا رہے ہیں، پہلے حفظ کیا، پھر عالم بنے، پھر تخصص کیا، اب دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

اور فرمایا کہ طلباء کو دیکھو کتنے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، دین کی خاطر کہاں کہاں سے پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ مان لیجئے کسی مدرسہ میں کھانے میں بریانی، قورمہ، کباب ملتا ہو اور ان کو اپنے گھر میں چاہے چٹنی ملتی ہو لیکن گھر کی چٹنی پردیس سے اچھی ہوتی ہے۔ اللہ کا دین پھیلانے کے لئے تبلیغی جماعت کو دیکھو اپنا بستر، اپنا پیسہ، پیدل جماعت گھر کے آرام کو چھوڑ کر پہاڑوں پر، جنگلوں میں چلے جارہے ہیں۔ خانقاہوں کو دیکھو کہاں کہاں سے لوگ آکر اصلاحِ نفس کے لئے وہاں پر جمع ہورہے ہیں اور شیخ شہروں شہروں، بستی بستی جارہے ہیں اور احباب ساتھ غم اُٹھا رہے ہیں۔

جو اللہ نے حافظ اور عالم کو ذہن دیا ہے اس ذہن کے سامنے چھوٹی تنخواہ پر راضی ہونا اللہ کا کتنا بڑا انعام ہے۔ ایک دینی مدرسہ میں اللہ والے استاد تھے، ان کا یہ واقعہ مجھے پتا چلا کہ ایک دن دوپہر کے وقت بھوک کی وجہ سے گھر چلے گئے، گھر میں بغیر پکی ہوئی کچھ دال رکھی تھی اور مصالحے بھی نہیں تھے، پانی میں دال کو اُبالا، نمک ڈالا، کھا کر واپس پڑھانے آ گئے۔

دین کا علم اللہ کے لئے حاصل کرو

ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سرائے میر کے ایک گمنام مدرسہ میں پڑھتے تھے، کسی نے کہا کہ آپ دارالعلوم دیوبند میں پڑھیں، پھر جب آپ فارغ ہوں گے تو آپ کے لیٹر پیڈ اور وزیٹنگ کارڈ پر لکھا ہوگا فارغ دارالعلوم دیوبند تو آپ کو بڑی عزت ملے گی، فرمایا کہ میں عزت کے لئے پڑھ ہی نہیں رہا، میں تو رب العزت کے لئے پڑھ رہا ہوں، اس مدرسہ میں میرا شیخ ہے، جلا بھنا دل رکھنے والے مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری ہیں۔ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں تھے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مولوی عبد الغنی وقت کا صدیق ہے۔ تو حضرت والا نے فرمایا کہ میں پہلے نمبر پر دردِ دل، اللہ کی رضا کو رکھتا ہوں، علم کو دوسرے نمبر پر رکھتا ہوں، اگر علم مل گیا مگر تڑپتا ہوا دل نہ ملا، اشکبار آنکھیں نہ ملیں، تقویٰ نہ ملا اور ساری دنیا کی دولت مل گئی تو فرمایا کہ اس سے بڑا یتیم، مسکین اور خسارے والا کوئی بھی نہیں ہے۔

دین کا نام لینے والے دنیا کی طرف بھاگ رہے ہیں

آج دین کا نام لینے والے دنیا کی طرف بھاگ رہے ہیں، MBA کر رہے ہیں، مولانا رفیق بالاکوٹی دامت برکاتہم بنوری ٹاؤن کے استاد ہیں،

انھوں نے کئی ملفوظات اس پر لکھے ہیں کہ دین کا علم حاصل کر کے دنیا کمانے میں لگ گئے اور اتنی بڑی دولت کو بھلا دیا۔ ارے آپ تو انبیاء کے وارث ہو، اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ہو، اتنی بڑی وراثت کو چھوڑ کر دنیا کی دولت کے پیچھے جا رہے ہو، حالانکہ انبیاء علیہم السلام نے تو وراثت میں درہم و دینار کو نہیں چھوڑا، بلکہ انہوں نے تو علم کی میراث چھوڑی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ پڑھائی کے زمانے میں کسی اللہ والے کی خدمت میں جا کر ادب اور تقویٰ سیکھتے نہیں، نہ بعد میں ہی اس کا کوئی اہتمام کرتے ہیں۔ زمانۂ طالب علمی میں اگر کوئی ادب اور تقویٰ سیکھ لے تو اس واقعہ میں دیکھیں کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔

دو طالب علموں کا واقعہ

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جن کے لئے ان کے شیخ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے میرے خلیل کو اللہ نے نسبتِ صحابہ عطا فرمائی ہے۔ اتنے بڑے اللہ والے، انہوں نے دو طالب علموں کو ستون سے باندھ دیا، ایک طالب علم نے کہا استاد جی! رسی کھولئے، میں کوئی غلام نہیں ہوں، مدرسے اور بھی ہیں، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، رسی کھولی اور فرمایا: بیٹا معاف کر دینا، لڑکے نے کہا ہاں ہاں معاف کر دیا! حضرت دوسرے طالب علم کے پاس آئے اور کہا کہ بیٹا! آپ کو بھی کھولوں؟ شاگرد نے ہاتھ جوڑ دیے کہ استاد جی! آپ میرے شیخ بھی ہیں، میں تو مرنے کے لئے آیا ہوں، آپ کی مرضی زندہ رکھیں آپ کی مرضی مار دیجیے، استاد جی روتے جاتے تھے اور رسی کھولتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اللہ تجھے قیامت تک عزتیں عطا فرمائے گا۔ پہلے طالب علم کو دنیا جانتی نہیں کہ اس کا نام کیا ہے، کہاں گیا، کہاں انتقال ہو گیا، دوسرے طالب علم کو بچہ بچہ جانتا تھا، بچہ بچہ جانتا ہے، بچہ بچہ جانے گا: یہ تھے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

آج اخلاص اور دردِ دل کی کمی ہے

میرے حضرت فرماتے تھے آج مدرسوں کی کمی نہیں ہے، کمی اخلاص اور دردِ دل کی ہے، کمی اس کی ہے کہ ہمارے کسی عمل میں ریا نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کالی رات ہو اور کالا پتھر ہو، اس پر کالی چیونٹی کا پتا چلے گا؟ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پتا چلے گا، فرمایا اے ابوبکر! میری امت میں شرکِ خفی ریا اسی طرح داخل ہو جائے گا۔ تو جب ہمیں ریا کا معلوم نہیں ہو گا تو ہم اصلاح کیسے کروائیں گے؟ ہمارے جو اکابر موجود ہیں، کیوں ان سے جا کر اصلاح نہیں کراتے؟ اپنا حال انہیں کیوں نہیں بتاتے؟ حضرت والا نے حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چند نصیحتیں سنائی تھیں اور فرمایا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی طالب علم اگر ان پر عمل کر لے تو اشرف علی اللہ کے بھروسے پر قسم کھاتا ہے کہ اس کا نام علمائے ربانیین کی فہرست میں آئے گا۔ فرمایا کہ طالب علم تین کام کر لے: نمبر ۱، رات کو مطالعہ کر کے مجہولات سے معروفات کو الگ کر لے کہ کیا سمجھا اور کیا نہیں سمجھا، جو سمجھ میں نہیں آیا اس کو ذہن نشین کر لے۔ نمبر ۲، استاذ کے سامنے اپنے مجہولات کو معروفات بنانے کی کوشش کرے کہ رات جو نہیں سمجھا تھا اب اس کو اپنے استاذ کی تقریر سے سمجھ لے۔ اور نمبر تین، کسی طالب علم سے تکرار کر لے مگر وہ طالب علم امرد حسین نہ ہو۔ اب علم کی برکت کے لئے دو کام اَور کر لو کیونکہ کتنی ہی محنت کر لو، جس کے اندر برکت ہو گی اس کا مقابلہ محنت والا نہیں کر سکتا اور برکت دو وجہ سے آتی ہے، نمبر ۱۔ اساتذہ کا ادب کرو، کسی استاد کی غیبت مت کرو، دل سے ان کا احترام کرو، جب سامنے آئیں، ان کے سلام کا انتظار کرنے کے بجائے خود سلام میں پہل کرو اور نمبر ۲۔ اپنی جوانی کو غلط استعمال مت کرو۔ قیامت کے دن ایسا شخص تمام انبیاء، اولیاء، دوست احباب کے سامنے رسوا ہو گا۔

تو میں عرض کر رہا تھا مجاہدہ کی تفسیر نمبر چار (۴) ہے: ''اَلَّذِيْنَ اخْتَارُوا الْمَشَقَّةَ فِي الْاِنْتِهَآءِ عَنْ مَّنَاهِيْنَا'' جن چیزوں کو اللہ نے حرام فرمادیا، جن چیزوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا ان کو نہ کر کے اپنے دل پر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ یہ دل پر غم اٹھانا اسے غمِ حسرت کہتے ہیں، دل کی حرام آرزوؤں کا خون کرنا اسی کو کہتے ہیں۔ حضرت فرماتے تھے کہ خونِ تمنا سے اللہ ملتا ہے، اس پر بیان کرنے کی احقر کے اندر ہمت نہیں ہے ؎

یہ تڑپ تڑپ کے جینا
لہو آرزو کا پینا
یہی میرا جام و مینا
یہی میرا طورِ سینا
میری حسرتوں کا منظر
میری بے کسی کا منظر
میری چشمِ تر کا منظر
میرے خون کا سمندر
ذرا دیکھنا سنبھل کر

یہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ ہی کے اشعار ہیں ؎

عارفاں زانند ہر دم آمنو
کہ گزر کردند از دریائے خوں

اللہ والے مزے میں تھے، اللہ والے مزے میں ہیں، اللہ والے مزے میں رہیں گے۔ کیوں؟ کیونکہ انہوں نے اپنی حرام خواہشات کا خون پیا، اس خون سے عبور کر کے پھر آ کے اللہ سے ملے ہیں۔ کسی نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، جن کا میں غلام جن کے قدموں کی خاک، کہ حضرت! اللہ نے اپنے اور بندے کے درمیان یہ خون کا

سمندر کیوں ڈال دیا؟ فرمایا تاکہ درباری غیر درباری کا فرق معلوم ہوجائے ؎

نے ترا دل نے تری جاں چاہیے
ان کو تجھ سے فقط خونِ ارماں چاہیے

جن کاموں سے اللہ ناراض ہوتے ہوں، جن تمناؤں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہوں، ان سے بچنا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ شیخ کیا کریں؟ ہاتھ سے جوانی برباد کرنے کا تقاضا ہورہا تھا، میں اکیلا تھا، میں نے یہ لعنت والا کام کرلیا، ارے اللہ کے بندے! تُو اور میں اکیلے ہوتے کب ہیں؟ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے بندے! تُو جہاں بھی ہے میں تیرے ساتھ ہوں، اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى کیمروں کی نگرانی سے ڈرنے والو! ہم لوگوں پر بھی اللہ کے سکیورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کیا فرمارہے ہیں؟ کیا انسان کو معلوم نہیں کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے! انہی دو آیتوں کا یقین اللہ والے دلاتے ہیں۔

حفاظتِ نظر اور ضرورتِ شیخ پر جامع نصیحتیں

حضرت والا فرماتے تھے کہ میں اس پر ایک ہی بات بتادیتا ہوں کہ کیا ہماری نظروں کی حفاظت ہے؟ بھابھی سے، ممانی سے، چچی سے، سالی سے، ماموں زاد، تایازاد، پھوپھی زاد سے حفاظت ہے؟ ان سے نظر کی حفاظت کے لئے کیا حکم ہے؟ جب اللہ کے نبی ﷺ نے لعنت فرمائی ہے لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ، ص:۲۷۰) دیکھنے والے پر اور دکھانے والی پر اللہ لعنت فرمائے۔ دیکھئے! فتح مکہ کا دن ہے، دس ہزار تلواریں صحابہ کے ہاتھ میں چمک رہی ہیں کہ ابھی اشارہ ہوگا ان بدمعاشوں کی گردن اُڑادی جائے گی۔ وہ کفار آکر حضور ﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ آپ اتنے پیارے ہیں، اتنے اچھے پڑوسی ہیں، اتنے مہربان ہیں، آپ ہمارے ساتھ

کیا معاملہ فرمائیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بھائی یوسف نے جو اپنے بھائیوں سے کیا وہ معاملہ کرتا ہوں لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ سب چلے جاؤ، آج سب کی چھٹی۔ پیارے شیخ فرماتے تھے یہ جو چوتھی تفسیر ہے گناہ اور حرام سے بچنا اس پر میں صرف ایک بات کہتا ہوں، بس ایک نصیحت کرتا ہوں کہ ہر گناہ سے آنکھ بچالو دل بچالو، اگر مولیٰ کو نہ پاؤ تو کہنا کہ اختر کیا کہہ رہا تھا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے حرام عشق عذابِ الٰہی ہے، اور اس کی حالت کیا ہوگی لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَلَا یَحۡیٰی نہ موت آئے گی نہ حیات آئے گی رات دن ڈیجیٹل کے اندر پڑا ہوگا، رات دن گندی فلموں میں ہوگا۔ خدا کی قسم! یہاں تک خط آتے ہیں کہ ہم سجدے میں جاتے ہیں، ویسے تو ناپاکی کی وجہ سے نماز پڑھتے بھی نہیں، لیکن جب پڑھی تو نماز میں ہمارے سجدے میں وہ ساری گندی تصویریں سامنے ہوتی ہیں۔ ہم سے علاج پوچھتے ہیں تو اس کا علاج ہے نا! کسی مربی، اللہ والے سے جس سے مناسبت ہو اصلاح کا تعلق رکھیں، چالیس صفحات میرے پاس حضرت کے ملفوظات کے جمع ہیں کہ مناسبت کا شیخ جب مل جائے تو اس کے سامنے کُھل جاؤ، یعنی کوئی بات نہ چھپاؤ، اصلاح کرواؤ، ورنہ اگر اللہ ناراض ہوگیا تو پھر کیا معاملہ ہوگا اور جو جس حال میں مرے گا اسی حال میں اٹھایا جائے گا۔ اس زمانے میں لڑکوں سے عشق بازی کا فتنہ کتنا زیادہ بڑھ رہا ہے، علامہ ابن القیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص کسی لڑکے پر عاشق ہوگیا، اس کو سمجھاتے تھے مانتا ہی نہیں تھا، جب موت کا وقت آیا تو اس کو کہا کہ کلمہ پڑھ لے، اب بھی وقت ہے، کلمہ نہیں نکلا، آخری جملہ جو منہ سے نکلا ؎

رِضَاكَ اَشْهٰى اِلٰى فُؤَادِيْ

مِنْ رَّحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيْلِ

اے لڑکے تیرا خوش ہونا نعوذ باللہ مجھے اللہ کی خوشی سے بڑھ کر ہے، کفر کی حالت میں موت آئی۔ حدیث پاک کا مفہوم عرض کرتا ہوں کہ جو جس حال میں مرے گا اسی حال میں اٹھایا جائے گا۔ گناہ کرنے سے پہلے سوچیں اگر موت آ گئی تو اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ہاتھ سے جوانی برباد کرتے ہوئے موت آ گئی، تو کس حالت میں اٹھائے جائیں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ زنا اور شراب سستا ہے، حضرت فرماتے تھے کہ بالکل سستا ہے کوئی تمہیں کہے کہ بدفعلی اور زنا اور شراب سستا ہے تو اس سے کہو۔

شراب اور زنا ہے گرچہ مفت کا
ایمان نہیں ہے میرا مفت کا

فرمایا کہ ایسے اعمال ہونے چاہئیں کہ حضور ﷺ ہمیں دیکھ کر خوش ہو جائیں کہ دیکھو میرا امتی آ رہا ہے، اس نے ظاہر کی لاج رکھی، اللہ کے پیاروں کے ظاہر کی لاج رکھی اور باطن کی زیادہ فکر کی، ظاہر تو جلدی بن جاتا ہے لیکن باطن پر وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ مرتے دم تک محنت کرنی ہے۔

عمرہ کے سفر میں مدینہ شریف، حضرت ہمیں بارہ بجے رات کو احد کے میدان میں لے جاتے تھے، وہاں بیان کرتے تھے، تجدیدِ بیعت کرتے تھے پھر دعا کرتے تھے، ستّر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبروں کی طرف اشارہ کر کے یوں دعا فرماتے تھے اے اللہ! یہاں ستّر صحابہؓ دفن ہیں جنہوں نے وفاداری کی داستان اپنے خون سے لکھ دی کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کتنے پیارے ہیں، اے اللہ ان شہیدوں کی وفاداری کے صدقہ میں ہمیں اپنی وفاداری نصیب فرما اور حضور ﷺ سے وفاداری نصیب فرما۔ ایک مرتبہ جب مدینہ شریف سے حضرت والا واپس آ رہے تھے تو فرمایا یہاں کی کیا چیز مشہور ہے تو ساتھ لے چلیں؟ کسی نے کہا عصا! کسی نے کہا مٹی کی صراحی! فرمایا

نہیں! یہاں کی اصل دولت ہے ''حَرِیۡصٌ عَلٰی اِیۡمَانِکُمۡ وَ صَلَاحِ شَأۡنِکُمۡ'' اللہ ہمیں بھی درد بھرا دل عطا فرمائے۔

نظر کی حفاظت پر ایک مضمون بتا کر ختم کرتا ہوں، حضرت والا نے فرمایا کہ دیکھو! حضور ﷺ نے جان کے دشمنوں کو، پتھر کی بارش کرنے والوں کو معاف کر دیا، لیکن نامحرم کو دیکھنے پر چاہے وہ ڈیجیٹل ہو چاہے کچھ بھی ہو، نامحرم کو دیکھنے پر فرمایا کہ زِنَا الۡعَیۡنِ النَّظَرُ یہ آنکھوں کا زنا ہے، اللہ کا حکم ٹوٹ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو حضور ﷺ نے بددعا دی لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالۡمَنۡظُوۡرَ اِلَیۡہِ اے اللہ! لعنت فرما اُن مردوں پر جو دوسروں کی بہو بیٹیوں کو دیکھتے ہیں۔ تہجد پڑھنا آسان ہے، بیان کرنا آسان ہے سارا دن نظر کی حفاظت کرنا یہ مشکل ہے۔ بھابھی کو کہتے ہیں کہ یہ تو میری ماں ہے، کیسے ماں ہے جبکہ دیور اس کے لئے موت ہے۔ تو میرے شیخ نے فرمایا کہ ذرا غور کرنا! رحمۃ للعالمین نے فتح مکہ کے دن دشمنوں کو معاف فرما دیا لیکن بدنظری کیسا بڑا عذاب ہے کہ حضور ﷺ بددعا دے رہے ہیں۔ لعنت کا مطلب کسی سے پوچھئے تو کہے گا پانچ انگلیاں، جی نہیں، لعنت کا مطلب ہے اَلۡبُعۡدُ عَنِ الرَّحۡمَۃِ اے اللہ! اپنی رحمت سے دور کر دے ان کو جو دوسروں کی بہو بیٹیوں کو دیکھتے ہیں اور لعنت فرما ان عورتوں پر جو اپنے آپ کو دکھاتی ہیں۔

ایک بے پردہ عورت جب گھر سے یا کہیں سے نکلی تو اگر سّتر لوگوں نے اس کو دیکھا، ہر مرد کو ایک بددعا لگے گی لیکن اس عورت پر سّتر لعنتیں آئیں گی۔ پھر حضرت والا نے اللہ کی رحمت کا امیدوار بنانے کے لئے اس طرح فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا جز بنا دیا وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ میں اپنے نفس کو پاک اور بری نہیں بتلاتا۔ نبی تو معصوم ہوتا ہے

کہیں معصوم کا بھی نفس ہوتا ہے! یہ ہماری غیرت جگانے کے لئے فرمایا ہے:

﴿اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ﴾

(سورۃ یوسف، آیت: ۵۳)

مفہوم یہ ہے کہ نفس امارہ بالسوء ہے، مثل بچھو ہے، اس کا کام ڈنک مارنا ہے، اب کیا کریں؟ گھبرانے کی کیا بات ہے؟ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ اللہ کی رحمت کا سایہ جس پر ہوگا وہ نفس کے شر سے بچ جائے گا۔ تو لعنت سے اللہ کی رحمت کا سایہ ہٹ گیا، لعنت سے اللہ سے دوری ہوتی ہے، رحمت سے اللہ سے حضوری ہوتی ہے، دوری اور حضوری میں تضاد ہے، اجتماعِ ضدین محال ہے۔ حدیث شریف کی دعا حضرت والا نے سکھائی اور اس پر کئی بار بیان بھی کیا، بس حضرت کی نقل کرکے ختم کرتا ہوں کہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اے اللہ! مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جس سے میں گناہ چھوڑ دوں اور گناہوں سے مجھے بدبخت نہ بنا۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس چمن کو اسی طرح ہرا بھرا رکھے، اللہ تعالیٰ سب کو خوشیاں عطا فرمائیں، جب بھی آئیں یہ بتا کر آئیں کہ بھئی یہاں پر تصویر نہیں کھینچنا ہے، جب اتنی بڑی بڑی جگہوں سے حرام کا فتویٰ مل رہا ہے تو ہمیں اس میں بحث کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ اللہ مجھے بھی اخلاص عطا فرمائے اور جو اللہ نے یہاں بھیجا تو میں کس نیت سے آیا ہوں اللہ کے لئے، اللہ میری نیت آپ لوگوں کی برکت سے درست کردے۔ حضرت فرماتے تھے کہ جب مدرسہ کی اینٹ رکھو، مسجد کی اینٹ رکھو، خانقاہ کی اینٹ رکھو تو اللہ سے رابطہ رکھو اور غور کرو کہ میری نیت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ مجھے اور ہم سب کو اپنا خاص تعلق نصیب فرمادے۔

اتنے بڑے مجمع میں اگر کسی نے غلطی سے تصویر کھینچ بھی لی ہو تو آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ اس کو مٹا دیں۔ اس معاملہ میں میرا اتنا دل دُکھتا ہے، اتنا دل دُکھتا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے، اس لئے دوبارہ کہتا ہوں اگر کسی نے تصویر کھینچ بھی لی ہو تو مٹا دیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ







بیان کے بعد

بانی جامعہ اشرفیہ (لاہور) حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے

صاحبزادے، حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

کے خلیفہ اور مہتمم جامعہ اشرفیہ (لاہور)

حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم

کے تاثرات

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط

وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ○﴾

(سورۃ العنکبوت: آیۃ ۶۹)

حضرات علمائے کرام! معزز حاضرین! آج ایمان افروز باتیں جو حضرت شاہ فیروز میمن دامت برکاتہم سے سنی ہیں اللہ کی قسم! ایمان تازہ کر دیا ہے۔ میں آج یہاں بیٹھے ہوئے اپنے تمام ان طلباء سے اور حاضرین سے اللہ کا واسطہ دے کر ایک درخواست کرتا ہوں، آج یہاں سے یہ فیصلہ کر کے جائیں کہ اے اللہ! ماضی میں جو کچھ ہم سے ہوا ہم معافی مانگتے ہیں، آج کے بعد اگر بات مانیں گے تو صرف اللہ آپ کی اور بات مانیں گے تو جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، یہ چھوٹی سی مختصر سی زندگی میں اگر ہم نے اپنی طبیعت پر اپنی آنکھوں پر ذرا سا کنٹرول کر لیا تو تصور تو کریں جنت جیسی نعمت ہی تو ہے۔

مجھے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ جو میں نے اپنے ابا جی، بانی جامعہ اشرفیہ حضرت مفتی محمد حسن نور اللہ مرقدہ سے سنا، آپ حیران ہوں گے لاہور کا سفر، ڈھاکہ کا سفر، حیدرآباد کا، کتنے اسفار ہیں، فرمانے لگے میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں

آج تک کبھی کسی نامحرم پر میری نگاہ نہیں گئی۔ پھر فرمایا کہ اگر میں ٹرین میں سفر کررہا ہوں اور اُدھر سے دوسری ٹرین آرہی ہے میں اس خیال سے بھی اُس ٹرین کونہیں دیکھتا کہ کہیں کھڑکی میں کوئی عورت نہ بیٹھی ہوئی ہو! دیکھا اللہ جل جلالہ کس طرح حفاظت فرماتے ہیں۔

پھرایک مرتبہ اسٹیشن پر تھے، جنکشن تھا، گاڑی تبدیل کرنی تھی کسی نے اسٹیشن ماسٹر سے کہا شام کا وقت ہے، حضرت کوآرام پہنچا دینا، وہ اعلان کرتا ہوا اشرف علی اشرف علی! حضرت کے پاس پہنچا، کہنے لگا میرے دفتر میں آجائیں! مغرب کا وقت ہے، بارش ہورہی ہے اوپر چھت سے پانی ٹپک رہا ہے، جتنی دیر آپ بیٹھیں گے اتنے میں گاڑی آجائے گی، حضرت فرمانے لگے اُسی وقت میرے دل میں آیا کہ اس وقت جو چراغ جلائے گا وہ ہے سرکاری، اور کام سرکاری نہیں ہے، یہ مزاج بن گیا ہے کہ میں حقوق العباد میں کوئی بات برداشت نہیں کرسکتا، پھر فرمایا وہاں خیال آیا میں نے اگر ہندو کو کہا کہ میں اس چراغ میں نہیں بیٹھتا تو یہ ہندو ہے کہے گا کہ یہ سرکاری تیل نہیں ہے، انتظام کا ہے، یہاں کا ہے، کہتے ہیں میں نے اللہ پاک سے دل سے دعا مانگی کہ یا اللہ تو میری مدد فرما، فرمانے لگے حضرت کہ وہ ہندو اسٹیشن ماسٹر کہہ رہا ہے او فلانے میرے گھر سے میری ذاتی لالٹین لے کر آجاؤ! دیکھا اللہ کا کرنا! فرمایا میں نے اسی وقت اللہ سے دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! یہ قبولیت کی گھڑی ہے مجھے ایمان والی، کلمہ طیبہ والی قبر نصیب فرمادے۔ یہ ہے دین واللہ! اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آٹھ سال پڑھ لیا ہے، دس سال پڑھ لیا ہے بس ہمارا نام علماء کی فہرست میں آگیا ہے اور ہم ''هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ'' کا مصداق بن گئے ہیں، اب ہم جنت کے ٹھیکیدار اور وارث بن گئے ہیں۔

میرے طلبائے عزیز، علمائے کرام میں آج آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر

کہہ رہا ہوں، یہاں مجلس صیانۃ المسلمین کے جلسے میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے سب سے زیادہ جو توجہ دینی ہے جس لعنت کا ابھی ذکر کیا گیا۔ مکہ کے کافروں کو معاف فرما دیا ہے، قاتلوں کو معاف فرما دیا ہے لیکن آپ نے سن لیا بدنگاہی کرنے والے کے لئے کہ اے اللہ لعنت بھیج اس پر۔

دوستو اور بزرگو! حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بات میں نے وعظ میں پڑھی۔ اللہ! فرمانے لگے یہ جو قرآن کریم کی آیت ہے:

﴿فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ○ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ﴾

(سورۃ الزلزال: آیات ۷،۸)

فرمایا اگر اس کا ذرا سا مراقبہ کرلو، حضرت کے الفاظ سنا رہا ہوں، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ یہ دو عادتیں جو دل میں اتار لے، یہ مراقبہ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی، یہ مراقبہ ہو کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں، ساتھ ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نگاہِ بد کرکے ہمیں سکون اور مزہ ملے گا؟ ربِ کعبہ کی قسم سکون بھی برباد، دین بھی برباد اور اللہ نہ کرے سکراتِ موت میں ہم کسی تکلیف میں پہنچ جائیں۔

میں ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ حضرت نے آج جو ایمان افروز خطاب کیا ہے میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ حضرت کا بیان سنا ہے، اب ان شاء اللہ بار بار سننے کا موقعہ جامعہ اشرفیہ میں ملے گا، حضرت نے میری درخواست پر اپنی قیمتی لمحات سے وقت عنایت فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مفتی محمد حسن امرتسریؒ کی نسبت سے میری بات کی لاج رکھی ہے۔

ابھی حضرت سے آپ نے سنا، روایت کا حوالہ بھی سنا، ہمارے سارے اعمالِ خیر اور بد ہمارے بزرگوں کے پاس بھی پیش ہوتے ہیں، والدین کے سامنے بھی پیش ہوتے ہیں، اچھے اعمال ہوتے ہیں تو والدین اپنے پڑوسیوں کو

کہتے ہیں کہ دیکھو میرے بچے نے کیا کیا نیک عمل کیے۔

عجیب جملہ حضرت نے فرمایا، دل ہلا دینے والا ہے حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کم از کم، کم از کم اپنے مَرے ہوؤں کو تو تکلیف نہ پہنچاؤ! ہم اگر کچھ نہیں کر سکتے، جب قبر میں جا کر انہیں پتا چلے گا کہ تمہاری اولاد نے یہ کیا ہے، یا ہمارے مشائخ اور بزرگوں کو پتا چلے گا کہ یہ تمہارے مرید ہیں! تو ان کو کتنی تکلیف پہنچے گی؟ فرمایا کہ اپنے مَرے ہوئے لوگوں کو تو تکلیف نہ پہنچاؤ، ان کو تو آرام پہنچاؤ!

میرے علمائے کرام! طلباء! آج ایمان افروز بیان آپ نے سنا ہے، میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ آج آپ نے فیصلہ کر کے اٹھنا ہے، توبہ کرنا ہے! حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر حقیقی توبہ نہیں ہوتی تو زبانی ہی سہی، اور فرمایا کہ کیا توبہ کرنے میں پھاوڑے چلانے پڑتے ہیں، فرمایا کہ حقیقی تائبین کی اگر تم تشبہ بھی اختیار کرو گے تو اللہ رب العالمین اس پر بھی کرم فرمائیں گے کہ یہ بندہ میری بارگاہ میں روتا ہوا آ گیا۔

حضراتِ محترم! ایمان افروز بیان جو آج سنا ہے اس کا ایک ایک جملہ قابلِ توجہ ہے، قابلِ عمل ہے، جس درد سے میرے حضرت شیخ نے یہ بیان فرمایا، ایک ایک جملہ دل میں اتر رہا ہے، یا اللہ! جتنے حاضرین ہیں سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین







بیاد

حضرت حکیم الاُمّت مجدّدُ الملّت مولانا
شاہ محمّد اشرف علی صاحب تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ

وہ جو تھے مجدّد و غوثِ زماں
وہ تھانہ بھون کے حکیمِ زماں

رہے عشقِ حق میں شب و روز مست
ہمیشہ رہا نبضِ اُمّت پہ دست

ہوا ہر گرفتار آزارِ سخت
تری صحبتِ پاک سے نیک بخت

جنہیں رات دن فکر ملّت کی تھی
بڑی فکر صلاح اُمّت کی تھی

وہ مولائے اشرف علی شاہِ دیں
دکھاتے رہے عمر بھر راہ دیں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بے ثباتیٔ حسنِ مجاز

بال کالے سفید ہوتے ہیں
کچھ بھروسہ نہیں جوانی کا
کھا کے کیڑوں نے خاک کر ڈالا
کیا بھروسہ ہے حسنِ فانی کا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نفس کے بندے

چین اِک پَل کو بھی دلوں میں نہیں
گردنوں میں عذاب کے پھندے

دفن کر کے جنازہ عزّت کا
خوار پھرتے ہیں نفس کے بندے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کا دین کسی میڈیا کا محتاج نہیں

مسجدِ غریر دبئی میں شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہوا، بیان کے بعد ہم خادم پیچھے ہٹ گئے کہ لوگوں کو ملنے کا موقع دیں، تو وہاں پر ہمارے دوستوں کو شارجہ ٹی وی چینل والوں نے پکڑ لیا کہ تم لوگ ظالم ہو، تم نے اتنے بڑے اللہ والے کو قید کیا ہوا ہے، اگر حضرت والا شارجہ ٹی وی پر آ جائیں تو سینکڑوں لوگ مسلمان ہو جائیں، کتنے لوگ اللہ والے ہو جائیں۔ یہ خادم شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے، اور کہا حضرت! شارجہ ٹی وی والے کھڑے ہیں، وہ کہتے ہیں ہمیں تاریخ بتا دیں ہم ارجنٹ آپ کے شیخ کا اپائنمنٹ کرائیں گے، ٹی وی پر لائیں گے، پیارے شیخ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ اگر ایک چمچے پر لاکھوں روپے کے ہیرے لگے ہوں اور اس سے تمہاری خالہ بچے کا پاخانہ صاف کرے، پھر علماء سے پوچھ کر اسے پاک صاف کر کے اس سے آپ کو حلوہ پیش کرے تو کیا آپ حلوہ کھائیں گے؟ تو کہنے لگے کیسے کھائیں گے، تو حضرت والا نے فرمایا کہ جس ٹی وی پر زنا سکھایا جاتا ہو، بے حیائی، عریانی، فحاشی، گھر سے بھاگنا، کورٹ میرج کرنا، گندے ناچ، گندا لباس، ڈاکہ اور دہشت گردی اور شراب اور نشہ سکھایا جاتا ہو، ہم تو اُن بزرگوں کے غلام ہیں کہ ٹی وی پر حج کے پروگرام بھی نہیں دیکھتے، دین کے پروگرام بھی نہیں دیکھتے، کیونکہ یہ آلۂ معصیت ہے۔

حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ تالیفاتِ اختریہ
hazratmeersahib.com